شیخ الحدیث حضرت مولانا

صوفی گلزار احمد

جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس اور غم کے ساتھ سنی گئی کہ معروف علمی شخصیت عالم با عمل شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی گلزار احمد کلیۃ دار القران والحدیث فیصل آباد مختصر علالت کے بعد 30 نومبر 2017ء کو دار فانی سے کوچ کر گئے۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

مولانا مرحوم بڑے متقی پرہیز گار' قناعت پسند اپنی ذات میں انجمن اور بڑے ہی مشفق و مربی استاد تھے۔ ساری زندگی تعلیم و تعلم میں گزار دی مرحوم کی وفات جماعتی احباب کے لیے عموماً اور علمی حلقوں کے لیے خصوصاً ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے انہیں جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

مرحوم کی زندگی میں ہی' ذہبی دوراں مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''بوستان حدیث'' کے لیے ان پر ایک مضمون تحریر فرمایا تھا جسے من وعن ذیل کے صفحات میں شائع کیا جارہا ہے۔ لیکن افسوس کہ دونوں بزرگ لکھنے والے بھی اور جن پر لکھا گیا دنیا سے رخصت ہو چکے مگر کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ ناشر حضرات کو ایسے معاملات پر توجہ دینی چاہیے۔ ہم عدالتوں پر تو تنقید کرتے ہیں کہ وہ جلد فیصلے نہیں کرتیں اور بعض اوقات مدعی اور مدعی علیہ دونوں ہی دنیا چھوڑ کر اس مقدمے سے بے نیاز ہو چکے ہوتے ہیں لیکن ہماری اپنی حالت یہ ہے کہ نہ لکھنے والا زندہ رہا ہے اور نہ ہی جن کے لئے لکھا گیا اسے کتاب میں پڑھنا نصیب ہوا۔ فیصلہ تیرا تیرے ہاتھ میں ہے۔

اللہ تعالیٰ دونوں بزرگوں کی حسنات کو قبول فرما کر ان کے درجات بلند فرمائے (آمین) (ادارہ)

ان کا سلسلہ نسب یہ ہے گلزار احمد بن محمد غوث خاں بن گوہر خاں بن ذوالفقار خاں' چھریرا بدن، نکلتا ہوا قد، گندم گوں، میٹھا اسلوب گفتگو، بہترین معلم، تقویٰ و صالحیت کی نعمت سے مالا

بال، طلباء کے ہمدرد، اہل علم کے قدردان، نرم مزاج، شلوار قمیض میں ملبوس یہ ہیں مولانا صوفی گلزار احمد جو فیصل آباد میں کلیتہ دارالقرآن والحدیث کی مسند شیخ الحدیث پر فائز ہیں۔

مولانا گلزار احمد کی تاریخ ولادت کا صحیح طور پر علم نہیں ہو سکا۔ قیام پاکستان کے بعد انھیں سرکاری سکول میں داخل کرایا گیا تو تاریخ ولادت ۱۵ اپریل ۱۹۵۰ء لکھا دی گئی۔ اصل تاریخ ولادت اس سے پہلے کی ہے۔ بقول ان کے وہ قیام پاکستان سے قبل ضلع امرتسر کی تحصیل اجنالہ کے گاؤں ''سارنگ دیو'' میں پیدا ہوئے۔ جو ''سارنگڑا'' کے نام سے معروف تھا۔ اگر انھیں پانچ سال کی عمر میں سکول میں داخل کرایا گیا ہو تو ان کی تاریخ ولادت اپریل ۱۹۴۵ء ہونی چاہئے۔ بہر حال سکول میں داخلے کے مطابق وہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۰ء کو پیدا ہوئے۔ ان کا خاندانی تعلق راجپوت بھٹی برادری سے ہے اور کھیتی باڑی ان کا پیشہ تھا۔ تقسیم ملک سے پہلے پچیس تیس برس ان کے والد لاہور ملازمت کرتے رہے۔ پھر گاؤں جا کر کاشتکاری کرنے لگے تھے۔ ترک وطن کے بعد تقریباً پوری برادری چک نمبر ۲۹ ج ب شمالی (ضلع فیصل آباد) امین پور روڈ میں آباد ہوئی۔ برادری کے سربراہ چودھری خورشید عالم خاں ذیلدار تھے۔ اس خاندان میں دینی تعلیم کسی نے حاصل نہیں کی۔ البتہ نماز، روزے کے سب لوگ پابند تھے۔ مسلکاً حنفی تھے، گلزار احمد کا رابطہ ایک مرتبہ سید محمد اکرم شاہ گیلانی سے ہوا تو ان کی وساطت سے حکیم محمد صادق سیالکوٹی مرحوم کی کتاب ''صلوٰۃ الرسول'' انھیں حاصل ہوئی۔ اسے پڑھ کر دینی مسائل کی سمجھ آئی اور پھر مزید مطالعہ کا موقع ملا تو مسلک اہل حدیث قبول کر لیا۔

مولانا گلزار احمد نے ابتدائی تعلیم مڈل سکول چک نمبر ۳۰ ج ب فیض پور امین پور روڈ (فیصل آباد میں پائی) پرائمری کے امتحان میں سکالرشپ حاصل کی اور مڈل کے امتحان میں بھی سکالرشپ کے مستحق قرار پائے۔ بعد ازاں سکول کی تعلیم چھوڑ دی اور ۲۹ فروری ۱۹۶۴ء کو ہفتے کے روز مولانا عبداللہ ویرووالوی کے جاری کردہ دارالقرآن والحدیث (فیصل آباد) میں داخل ہو

گئے۔اور دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔اس دارالقرآن والحدیث کو اب کلیۃ دارالقرآن والحدیث کہا جاتا ہے۔پوری مروجہ تعلیم وہیں حاصل کی۔اساتذہ کے اسمائے گرامی ہیں۔مولانا عبداللہ امجد چھتوی، مولانا محمد اسحاق خائف، مولانا محمد خاں، مفتی غلام اللہ ربانی مدرسے کے نصاب کی انتہائی درجے کی کتابیں شیخ الحدیث مولانا عبداللہ ویروو الوی سے پڑھیں۔ان لائق تکریم اساتذہ کی جماعت میں سے اب حضرت مولانا عبداللہ امجد زندہ ہیں اور مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ کے منصب شیخ الحدیث پر فائز ہیں۔(اللہ ان کی زندگی دراز کرے) باقی تمام اساتذہ وفات پا چکے ہیں۔رحمہم اللہ تعالیٰ۔(حضرت چھتوی رحمۃ اللہ علیہ بھی 15 اگست 2017ء کو رحلت فرما گئے ہیں(انا للہ وانا الیہ راجعون)

۱۹۷۱ء میں مولانا گلزار احمد نے سند فراغ لی۔استاد مکرم مولانا عبداللہ ویروو الوی نے ان سے اور مولانا محمد ہود سے وعدہ لیا تھا کہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ اس مدرسے میں خدمت تدریس انجام دیں گے۔چنانچہ اس وقت سے اب تک وہ یہیں سلسلہ تدریس جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مولانا گلزار احمد نے مروجہ تعلیم سے فراغت کے بعد ۱۹۷۱ء میں کلیۃ دارالقرآن والحدیث میں درس وتدریس کا آغاز کیا تھا۔اب تک بے شمار شائقین علوم ان کے حلقہ شاگردی میں شامل ہوئے۔جن میں سے چند حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔مولانا محمد انس مدنی: مدیر کلیۃ دارالقرآن والحدیث فیصل آباد

۲۔مولانا محمد یٰسین ظفر: مدیر جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۳۔مولانا عبدالحی عابد: شیخ الحدیث کوٹ ادو

۴۔مولانا عبدالحی انصاری: ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد

۵۔مولانا محمد نصر اللہ عزیز: مہتمم مرکز اہل حدیث غلام محمد آباد، فیصل آباد

۶۔ مولانا امان اللہ مجاہد : خطیب جامع مسجد اہل حدیث سیالکوٹ

۷۔ مولانا عبدالقدیر شرفی: دسوہہ

۸۔ مولانا محمد ادریس سلفی: ناظم امتحانات جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۹۔ مولانا محمد صدیق: مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۰۔ مولانا محمد یونس خلیق: خطب رضا آباد

مولانا گلزار احمد کو زمانہ طالب علمی ہی سے خطابت اور مناظروں سے دلچسپی ہے بالخصوص مرزائیت سے متعلق ان کی معلومات بڑی وسیع ہیں۔ طالب علمی کے دور میں کلیۃ دارالقرآن والحدیث کے ہفتہ واری اجلاسوں میں وہ جس موضوع پر تقریر کرتے، اس کے تمام گوشوں کی وضاحت فرماتے۔ انہی اجلاسوں میں انھوں نے ''القول الصریح فی حیات المسیح'' کے عنوان سے متعدد تقریریں کیں۔

فیصل آباد کے بعض مرزائیوں کے گھروں میں جا کر ان سے مناظرے اور مباحثے کئے۔ جن کے بہت اچھے نتائج نکلے۔

۱۹۷۴ء میں ان کی شادی ہوئی، جس میں ان کے استاد محترم حضرت مولانا عبداللہ ویرووالوی نے بھی شرکت فرمائی۔ مولانا ویرووالوی تقویٰ اور پرہیزگاری میں بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ انھوں نے فرمایا تھا کہ شادی میں کوئی غیر شرعی حرکت ہوئی تو وہ واپس آ جائیں گے۔ اللہ کی مہربانی سے کوئی غیر شرعی حرکت نہیں ہوئی اور مولانا اس سے خوش ہوئے۔ یہی ذہن خود مولانا گلزار احمد کا ہے۔ ان کے بھائی کی شادی میں انھیں گانے بجانے کا شبہ پڑا تو وہی مؤقف اختیار کیا جو استاد مکرم کا تھا، چنانچہ خطرہ دور ہو گیا اور بھائی کی شادی خوب صورت طریقے سے انجام پا گئی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا گلزار احمد کو اپنے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔